مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی
MAKTABA AL-FAHEEM-MAU

سلفی دعوت کے علمی اصول

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن عبد الخالق

ترجمہ

مولانا عبد الوہاب حجازی

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

Www.IslamicBooks.Website

سلفی دعوت کے
علمی اصول

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن عبدالخالق

ترجمہ

مولانا عبدالوہاب حجازی

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

Www.IslamicBooks.Website

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : سلفی دعوت کے علمی اصول

مصنف : فضیلۃ الشیخ عبد الرحمٰن عبد الخالق

ترجمہ : مولانا عبد الوہاب حجازی

طابع وناشر : مکتبہ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی

سال اشاعت : جنوری ۲۰۱۳ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار ایک سو

صفحات : 64

باہتمام

شفیق الرحمٰن، عزیز الرحمٰن

مکتبہ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM

Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی بات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ

تاریخ مذاہب کا مطالعہ کرنے والے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ دین اسلام میں تقلیدی مذاہب اور گروہ بندیوں کا سلسلہ بعد کی پیداوار ہے۔ اسلام کے ابتدائی ادوار میں نہ توان مذاہب کا وجود تھا اور نہ ہی امت میں گروہ بندیوں کی وہ روح کار فرما تھی جس کے مظاہر بعد کی صدیوں میں سامنے آئے، بلکہ چوتھی صدی سے پہلے کسی ایک معین مذہب کی کامل تقلید لوگوں نے اختیار نہ کی تھی، عوام مسائل کو دریافت کرنے میں علماء کے مابین تخصیص نہیں کرتے تھے، اہل علم کتاب وسنت سے مسائل کا استنباط کرتے اور بوقت ضرورت آثار صحابہ یا اپنے اجتہاد کی روشنی میں فتویٰ دیتے تھے۔

پھر جب مخصوص مذاہب کی تقلید رائج ہوئی اور گروہی عصبیت نے بال و پر پیدا کئے تو علماء اور فقہاء کے اقوال وآراء پر اعتماد واستناد کا سلسلہ بڑھتا گیا، اس خرابی نے جب اور ترقی کی تو جو لوگ قابل استناد نہ تھے انھیں مرشد وپیشوا مان لیا گیا اور صحیح وغیر صحیح ہر طرح کے اقوال کو فقہا کی جانب منسوب کر کے گروہ بندی کی جڑوں کو مضبوط بنا دیا گیا۔

Www.IslamicBooks.Website

تقلیدی مذاہب کے رواج پانے کے بعد کتاب وسنت سے گریز اور اقوالِ رجال کا سہارا لینے کی وجہ شاید یہ تھی کہ احادیث میں ایسے دلائل موجود نہ تھے جن سے دوسروں پر حق و ناحق کا غلبہ حاصل ہو اور سخن پروری اور علو پسندی کے جذبہ کو سکون ملے۔

لیکن تقلیدی مذاہب کی نشر واشاعت اور عوام میں ان کے یک گونہ رواج و فروغ کے بعد بھی اسلامی تاریخ کا کوئی دور ایسا نہیں ملے گا جس میں عمل بالحدیث کی تحریک یا اس کے ماننے والے موجود نہ رہے ہوں۔ اس تحریک نے توحیدِ خالص، اطاعتِ رسولِ کریمؐ، آزادیٔ فکر ورائے، اور بے لاگ تحقیق وتنقید کے اصول کی نشر واشاعت کی اور ان کے تحفظ کے لئے عظیم الشان قربانی دی۔

تمسک بالکتاب والسنۃ کی یہ دعوت آج کے علمی وتحقیقی دور میں اہل دانش کی توجہ کا مرکز ہے اور امت اسلامیہ کے عالمی اتحاد اور صحیح روحانی وعملی قوت پیدا کرنے کے لئے اس دعوت کے اصول ومناہج میں جو تاثیر موجود ہے اس کے باعث آج مخلتف شخصیات کی پیرو جماعتیں بھی کتاب وسنت کا نام لینے پر مجبور نظر آتی ہیں۔

سلفی دعوت کے انھیں اصول پر ایک رسالہ کا اردو ترجمہ مولف وناشر کے شکریہ کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے، خدا سے دعا ہے کہ وہ اس رسالہ سے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچائے اور فکری وعملی لغزشوں سے محفوظ رکھے۔

اِنَّهٗ وَلِیُّ التَّوفِیق۔

مقتدیٰ حسن ازہری

جامعہ سلفیہ بنارس - ۲ رجب ۱۴۰۱ھ - ۷ مئی ۱۹۸۱ء

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

امابعد اسلام کی نشرواشاعت کے سلسلے میں سلفی دعوت کے مقاصد اور طریقۂ کار اور خیالات ودعوات کی روشنی میں اس کا موقف کیا ہے؟ اس سلسلے میں بہت سے خیرپسند حضرات نے سوالات کئے۔ اس کے پیش نظر ایک مختصر رسالہ ہم نے بتوفیقِ الٰہی شائع کیا اور اسے مفت تقسیم کرایا گیا۔ جس میں ہم نے اپنا طریقہ کار اور سلفی دعوت کے علمی اصول بیان کئے۔

ہمارے بعض شائقین علم احباب نے خیال ظاہر کیا کہ اس کی ایک شرح ہونی چاہیئے جو مختصر ہوتے ہوئے اس کے دلائل کی پوری وضاحت کردے۔ اس کام کے لئے ہمارے بھائی فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن عبدالخالق تیار ہوئے۔ جزاہ اللہ خیرا مسلمانوں کے عقائد واعمال کی درستگی کے لئے الدارالسلفیہ نے یہ رسالہ شائع کیا ہے۔ اس سے پہلے اور بھی رسائل ہیں جو نشر کئے گئے ہیں۔ مثلاً

(۱) القضایا الکلیۃ للاعتقاد فی الکتاب والسنۃ

تالیف: عبدالرحمٰن عبدالخالق،

Www.IslamicBooks.Website

(۲) قیام رمضان — تالیف : الشیخ محمد ناصر الدین الالبانی

(۳) الحدیث حجۃ بنفسہ فی العقائد الاحکام " " " "

(۴) منزلۃ السنۃ فی الاسلام " " " "

(۵) وجوب الاخذ بحدیث الاحاد فی العقیدۃ " " " "

(۶) وجوب الرجوع الی الکتاب والسنۃ وخطر التقلید — علی الخشان

(۷) التوسل بدعہ وانواعہ — عنقریب شائع ہو گی۔

ہم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ مختصر رسائل مسلمانوں کے لئے دلائل کی وسعت اور کثرت کی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے۔ ان کی اشاعت کی غرض یہ ہے کہ بھلائیوں کے خزانوں کے لئے کنجی کا کام دیں اور حق کی دعوت کے لئے لوگوں کے دلوں میں شوق پیدا کریں۔

ہم شائقین علم کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے اوقات ایسی بے دلیل اور کھوٹ آمیز ادبی اور تقلیدی کتابوں کے مطالعے میں نہ برباد کریں جو کسی متحرک دانشمند انسان کی عقل کو کوئی غذا نہیں پہونچا سکتیں۔ یہ کتابیں سراسر جہالت ہیں بدقسمتی سے مسلمانوں میں ان کا رواج کافی حد تک پایا جاتا ہے۔ حقیقت میں علم : اللہ تعالیٰ نے فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ہے۔ مسلم بھائیو! آپ کا وقت بہت قیمتی چیز ہے۔ اسے ان جیسی چیزوں میں ضائع مت کرو اور انھیں اپنے اور صداقت کے درمیان حجاب مت بناؤ، کاش یہ نصیحت آپ قبول کریں۔

ناشر
الکویت ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ، امابعد، فان خیر الکلام کلام اللہ تعالیٰ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔

مسلمان اپنی طویل تاریخ میں بڑے بڑے فتنوں میں مبتلا کئے گئے، دین اسلام سے بہت سی بدعتیں اور گمراہیاں منسوب کی گئیں، قرآن پاک میں بہت سی تبدیلیاں اور شبہات پیدا کئے گئے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وضع، تشکیک اور کبھی ردو ابطال کے فتنے کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کی ذمہ داری نہ لیتا تو اس دین کے نشانات مٹانے کے لئے ایک ہی فتنہ کافی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے مکر اور تحریفی کوششوں کو بے کار کردیا اور ہر زمانے میں

Www.IslamicBooks.Website

ایسے افراد پیدا کئے جنھوں نے دین اسلام میں غلو کرنے والوں کی تحریف اور باطل پرستوں کے غلط انتساب سے دین کو محفوظ رکھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہودیت اور نصرانیت کی طرح یہ دین بھی مسخ ہو کر رہ جاتا۔

اصلاح وتجدید کی یہی کوششیں سلفی تحریک کی صورت میں ظاہر ہوئیں جن کے ذریعہ دین کے اصول کا تحفظ ہوا۔ بدعت وگمراہی کا خاتمہ ہوا اور تحریف وتاویل کے دروازے بند ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابِ کرام نے دین کی امانت پوری طرح بعد کے لوگوں کو سونپ دی۔ انھوں نے اسے ہر تاویل سے محفوظ رکھا۔ ان کے بعد علماء، تابعین اور تبع تابعین نے اس بارِ امانت کو اٹھایا۔ ان کے زمانے میں امت اسلامیہ کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا۔ رومی، فارسی اور دیگر اقوام کا اختلاط ہوا۔ بعض نے ارادی یا غیر ارادی طور پر دوسری تعلیمات داخل کرنا چاہیں۔ ایسے وقت میں یہ علماء، کتاب وسنت کی حفاظت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تاریخ نے ان کی جدوجہد کو ہمارے لئے محفوظ رکھا کہ کس طرح انھوں نے حکومت وسیاست میں انحراف اور باطل پرستیوں کا پرزور رد کیا۔ دینِ خالص کو بلاد اسلامیہ میں عام کیا، اور تحفظ اسلام کی اس ذمہ داری کو بعد کی نسلوں کے حوالہ کیا۔

دینِ اسلام اپنے مخلص اور تقویٰ شعار فرزندوں کے ذریعہ یہ معرکہ برابر

Www.IslamicBooks.Website

جاری رکھے ہوئے ہے جو کتاب وسنت پر پختہ ایمان اور اعتقاد کامل رکھتے ہیں۔ انھوں نے ہر اس خطا شعار اور باطل پرست سے مقابلہ کیا جو اس دین کی تحریف یا اس میں کمی زیادتی یا اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتا ہو۔

موجودہ دور میں دین اسلام پر کثرت سے حملے ہو رہے ہیں۔ غیر مسلم اس بات پر تلملا رہے ہیں کہ اسلام کس طرح ہر دور میں اپنی عظمت کا سکہ دنیا پر بٹھائے ہوئے ہے۔ انھوں نے جب مسلمانوں کو کتاب وسنت سے غفلت برتتے دیکھا جو ان کی عزت وکامیابی کی ضمانت ہے تو ان کے قتل پر آمادہ ہو گئے انھوں نے اس دین میں فساد برپا کرنا شروع کیا۔ اپنی نسلوں کو اس کام کی تربیت دی۔ نیز خود جدید مسلم نسل میں اپنے ہم خیال پیدا کئے جو اسی انداز نظر اور فکر و خیال کے حامل ہیں۔ اس طرح اسلام سے خود مسلمان برسر پیکار ہیں اور کتاب و سنت کے وارث ہی ان پر اعتراض کرتے ہیں۔

ان تباہ کن فتنوں کو ختم کرنے کے لئے وہی افراد کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں جو سلف صالح کے نہج پر عمل پیرا ہوں جو کہ ہماری عزت وسیادت کا ضامن ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لا یصلح اٰخر ھذہ الامۃ	اس امت کا انجام سلف صالح کے طریقوں
الا بما صلح بہ اولھا	پر چل کر ہی درست ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حاکم مطلق ہے، امت مسلمہ کے ایک گروہ کو قیامت تک

Www.IslamicBooks.Website

حق پر ثابت اور غالب رکھے گا۔ اس مختصر سے رسالے میں ان اصولوں کو ہم نے واضح کیا ہے جو کتاب وسنت کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے بارے میں سلف صالح کا مسلک ہیں۔ اس سے ہماری غرض یہ ہے کہ لوگ صراطِ مستقیم کو سمجھ لیں، دوسرے گمراہ کن طریقوں سے خود کو محفوظ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالے سے ہمیشہ لوگوں کو فائدہ پہونچائے اور اسے قبول فرمائے۔

عبد الرحمٰن عبد الخالق

ربیع الثانی ١٣٩٠ھ کویت

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلفی دعوت کے علمی اصول

پہلی اصل توحید

یہ سلفی دعوت کا پہلا اصول ہے۔ اس سے وہ مفہوم مراد نہیں جسے عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں یعنی اللہ کے سوا کوئی دوسرا خالق نہیں اور بس! بلکہ سلفی لوگ توحید کو زندگی کے سب سے بڑے اور عظیم اصول کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ اس کے ایک اہم مسئلے کی خلاف ورزی کا نام شرک ہے۔ یعنی اللہ کے ناموں اور صفتوں میں الحاد اختیار کرنا، مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ان اصولوں سے ناواقفیت کی بنا پر شرک میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ لیکن بزعم خویش خود کو مومن اور موحد سمجھتی ہے۔ حالانکہ یا تو وہ اللہ کے اسماء وصفات میں ملحد ہوتے ہیں خواہ دوسرے پہلو سے ان پر ایمان بھی رکھتے ہوں یا مشرک ہو کر غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ سلفی اعتقاد کے لحاظ سے توحید کے اصول حسب ذیل ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

(۱) اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر اس طرح ایمان لانا جس کا وہ مستحق ہے، ان میں کوئی تحریف اور تاویل نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف آیاتِ قرآنی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث شریفہ میں تفصیل سے بیان فرمائے ہیں جو بخاری، مسلم، مسند امام احمد وغیرہ میں موجود ہیں، اور اصولِ حدیث کی رو سے صحیح اور ثابت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی تفصیل اس لئے بتائی ہے تاکہ ہم ان کی تصدیق کریں اور ان پر ایمان لائیں بلکہ اللہ کی صفات پر ایمان لانا عبادت و ایمان کے مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے

ان قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن (یعنی) سورۂ قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

اور اس سورہ میں صرف اللہ کی صفات کا بیان ہے لیکن تاویل و تحریف کرنے والوں نے اس سورہ کو نشانہ بنا کر مسلمانوں سے اس کی روشنی چھپانے کی کوشش کی۔ یہ لوگ کبھی کہتے ہیں کہ یہ آیات متشابہات ہیں، ان کے معانی پر غور و خوض نہیں کرنا چاہئے، بلکہ صرف ایمان رکھنا چاہئے۔ غرض یہ ہوتی ہے کہ مومن کو ان کے معانی سمجھنا جائز نہیں ہے۔ جیسے وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا۔ یا اللہ تعالیٰ کے فرمان الٓمٓ کٓھٰیٰعٓصٓ کہ ہم ان کے متعین مفہوم نہیں سمجھتے، آیات صفات ان کے نزدیک بعینہ انھیں حروف

Www.IslamicBooks.Website

مقطعات کی طرح ہیں۔ اس طرح انھوں نے ان آیات کی روشنی کو چھپایا، تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں اللہ کی عظمت کا احساس نہ ہو۔ اسی سبب سے انھوں نے توحید کو اس کے سب سے عظیم مسئلے سے خالی کر دیا۔ یعنی اللہ عزوجل کی صفات پر ایمان لانا، حالانکہ ایمان اللہ کی صفات اور ان کی معرفت کے نور سے دل کے پر نور ہونے کا ہی نام ہے۔ اس کے باوجود وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا مہمل ایمان ہی سلفیوں کا ایمان تھا۔ جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ سلف آیاتِ صفات پر انھیں معانی کے مطابق ایمان رکھتے تھے، جن پر ان آیات کا نزول ہوا۔ ان کا ایمان تھا کہ اللہ جل جلالہ کی قدر و عظمت کا اندازہ صرف اسی کو ہے

آیاتِ صفات کی تاویل کرنے والے یہ لوگ عجیب خیالات کا اظہار کرتے ہیں، چنانچہ قیامت میں اللہ کے آنے کو اس کے حکم کی آمد سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور عرش پر مستوی ہونے کو غلبے سے اور ہاتھ کو قدرت سے اور چہرے کو اللہ کی ذات سے تعبیر کرتے ہیں۔ عرش پر کسی ذات کے مستوی ہونے پر ان کا ایمان نہیں ہے، وہ کہتے ہیں، عرش نہیں ہے، عرش کا معنیٰ حکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان نہیں ہے۔ اس لیے وہ کسی مکان میں نہیں ہو سکتا بلکہ دنیا یا اس سے باہر کہیں بھی اس کا مکان نہیں ہے۔ اس لئے ان کے یہاں کسی مومن کو یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ میرا رب آسمان میں ہے، وہ ایسا کہنے والے کو بدعتی اور کافر بھی کہہ دیتے ہیں۔ پھر ان حدیثوں پر ایمان لانے والوں کو

Www.IslamicBooks.Website

جن میں اللہ کی صفات کا ذکر ہے۔ جیسے

ینزل ربنا الی سماء الدنیا کل لیلۃ ، ہمارا رب ہر رات آسمانِ دنیا پر اترتا ہے۔ گالیوں سے نوازتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نہ اترتا ہے اور نہ کہیں چڑھتا ہے کیوں کہ عرش پر کوئی شئے نہیں ہے، بلکہ عرش ہی کا وجود نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کی نفی کرتے ہیں، ان کا گمان یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے کلام کا ارادہ کرتا ہے تو اس میں اپنی مراد کے سمجھنے کی سوجھ بوجھ پیدا کر دیتا ہے گویا اللہ کا کلام کرنا ان کے نزدیک دل میں پھونکنے کے مانند ہے۔ اسی طرح وہ بخاری شریف کی ان احادیث کی بھی تکذیب کرتے ہیں، جن میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں ایسی آواز سے کلام کرے گا جسے قریب اور دور کے سبھی لوگ سنیں گے۔ فرمائے گا :-

انا الملک این ملوک الارض ، میں بادشاہِ حقیقی ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ ؟

ان اقوال اور ان کے جوابات کی تفصیل بحمداللہ توحید سے متعلق تقریروں میں موجود ہے۔ [1]

ان سطور سے غرض یہ ہے کہ ان فرقوں کی طرف اشارہ ہو جائے جو اس

---

[1] الدار السلفیہ کویت سے ان تقریروں کے ٹیپ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

خوش فہمی میں ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کے سلسلے میں ان کے جھوٹ اور افتراء کا یہ حال ہے، اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سخت توبیخ کی ہے جو کہتا ہے کہ اللہ نے یہ حرام کیا ہے، حالانکہ اس نے حرام نہیں کیا ہے۔ پھر اس شخص پر اس کی ناراضگی کا کیا حال ہوگا جو اپنی مرضی سے اس کے اوصاف بیان کرتا، آیات قرآنی کی تحریف اور احادیث رسول کی روشنی چھپاتا اور مومن اور اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان رکھنے والے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سلفی اللہ کی صفات اور اس کے اسماء پر اسی طرح ایمان لاتا ہے جیسے وہ نازل ہوئی ہیں، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے انھیں بیان فرمایا ہے۔ خواہ وہ خبر متواتر کی صورت میں ہوں یا اخبار آحاد صحیحہ ہوں، اس لئے کہ صحیح خبر واحد عمل اور علم دونوں کو واجب کرتی ہے[۱]۔ کیونکہ دونوں برابر ہیں عمل کے بغیر علم نہیں اور علم کے بغیر عمل نہیں بلکہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کوئی دینی عمل کرے جب تک کہ اللہ یا اس کے رسول سے اس خبر کی صداقت کا ثبوت بہم نہ پہونچ جائے۔

یہیں سے سلفیوں اور دوسرے ان بہت سے مسلمانوں کے راستے الگ ہو جاتے ہیں، جو خود کو موحد گردانتے ہیں لیکن ایسے نہیں ہیں کیونکہ انھوں

---

[۱] عقائد کے باب میں حدیث آحاد کی پابندی کے وجوب سے متعلق علامہ ناصر الدین البانی کا رسالہ ملاحظہ ہو

Www.IslamicBooks.Website

نے اللہ کی صفات میں تحریف کی ہے اور لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکا ہے ان کے معانی کی تصدیق سے باز رکھا ہے۔ ان میں تبدیلیاں کیں۔ لوگوں کو حکم دیا کہ ان پر دوسرے طریقے سے ایمان لائیں۔

(۲) صرف اللہ کی عبادت کرنا : اس سے ہماری مراد صرف نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ نہیں ہے بلکہ اس سے وہ تمام معانی مراد ہیں جو اس لفظ کے تحت آتے ہیں۔ جن میں سب سے پہلے دعا ہے۔ دعا عبادت کا دوسرا نام ہے لہٰذا اللہ کے سوا کسی بھی شخص کو حاجت روا سمجھ کر پکارنا جائز نہیں ہے خواہ وہ رسول یا ولی صادق یا خود ساختہ ولی کیوں نہ ہوں۔ دعا کے بعد سجدہ اور محبت و تعظیم، خوف و ڈر کا مسئلہ ہے۔ نیز جانور ذبح کرنا یا نذر و منت کرنا وغیرہ سارے امور صرف اللہ ہی کے ساتھ خاص اور اسی کے حق ہیں۔ حالانکہ لوگوں نے تمام کے تمام یا بعض کو غیر اللہ کے لئے عام کر دیا ہے۔ اس کا مشاہدہ ہم کسی پختہ قبر کی زیارت کے موقع پر کر سکتے ہیں جہاں صراحت سے وہ ساری چیزیں صاحبِ قبر سے مانگی جاتی ہیں۔ جن کا اللہ کے سوا کسی سے مانگنا جائز نہیں ہے۔ جیسے بیمار کی شفاء، دشمن پر غلبہ، خدا کے یہاں سفارش اور مدد طلب کرنا یا اولاد یا دنیا کی بہتری، یہ سب چیزیں اُن مُردوں سے طلب کی جاتی ہیں۔ یہ شرکِ اکبر ہے جو ملتِ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ یہ افعال اسلام سے نسبت رکھنے والے بہت سے لوگ کرتے ہیں وہ صرف ان مُردوں کو پکارتے ہی نہیں

Www.IslamicBooks.Website

بلکہ ان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جانور بھی ذبح کرتے ہیں، جیسے اہل جاہلیت اپنے بتوں کے ساتھ کرتے تھے، ان کی نذریں مانتے تھے بلکہ یہ قبروں کا اسی طرح طواف کرتے ہیں جیسے کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے۔ ان کو سجدہ کرتے ہیں جیسے اللہ کے لئے سجدہ کیا جاتا ہے، اور اس سے بڑا شرک اور کیا ہو سکتا ہے۔

یہ کام صرف عوام الناس ہی انجام نہیں دیتے بلکہ بزعمِ خویش حاملینِ شریعت اور اصحابِ تقویٰ و طریقت بھی ان کاموں کو انجام دیتے ہیں، ان کا دین و دستور قبروں کی تعظیم، ان کی تعمیر، ان کی چراغ بتی، جانور ذبح کرنے کی تلقین، ان کے لئے نذر و منت، انھیں پکارنا، ان کا طواف کرنا وغیرہ ہی پر مبنی ہے۔ انھوں نے اللہ کو بالکل بھلا دیا، اسے اگر پکارا جاتا ہے یا اس سے کوئی امید کی جاتی ہے تو بس ان اصحابِ قبر اور مقبروں کے واسطے سے، پھر بھی ان کا خیال ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

وہ ان مشرکوں جیسے ہیں جنھوں نے غیر اللہ کی عبادت کی اور کہا

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (سورۂ زمر ۳)

ہم ان کی عبادت محض اس لیے کرتے ہیں تاکہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں۔

سلفی دعوت کا نصب العین یہ ہے کہ لوگوں کے اعتقادات اس شرکِ جلی سے پاک کئے جائیں جن کے بارے میں صرف مشرک ہی شک کر سکتا ہے اور اس کے بارے میں جھگڑا وہی شخص کر سکتا ہے جو توحید اور

Www.IslamicBooks.Website

ایمان کی روشنی سے محروم ہو۔

(۳) اس بات پر ایمان رکھنا کہ انسان کے دنیادی امور میں فرمانروائی اور قانون سازی کا حق صرف اللہ ہی کو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ اللہ تعالیٰ فیصلہ کرتا ہے جس کے فیصلے کو کوئی روک نہیں سکتا۔ نیز فرمایا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ حکم کا حق صرف اللہ کا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ قانون سازی اللہ ہی کا حق ہے۔ لہٰذا حلال وہی ہے جسے اللہ نے حلال کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے حرام کیا، دین دستور و ضابطہ اور شعار وہی ہے جسے اللہ نے مشروع فرمایا۔ سلاطین اور رؤساء کی حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے کے بارے میں دین اسلام پر دست درازی کھلے طور پر توحید پر ظلم یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور اللہ کے حق اور اس کی قدرت پر تعدی کے مترادف ہے۔ آج کے اکثر صاحبِ سلطنت اور لیڈران نے اللہ کے اس حق میں بے جا ڈھٹائی کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو انھوں نے حلال اور اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام ٹھہرایا۔ شریعتِ اسلامیہ سے ہٹ کر انھوں نے لوگوں کے لئے خود ساختہ دستور وضع کئے۔ ان کا خیال ہے کہ شرعی قوانین موجودہ حالات کا ساتھ نہیں دے سکتے کبھی کہتے ہیں عدل و مساوات اور حریت نیز عزت و سیادت کا حصول قانونِ الٰہی سے نہیں ہو سکتا۔ ان ظالموں کے صاحبِ ایمان ہونے کی گواہی دینا ایمان کے ساتھ

Www.IslamicBooks.Website

زیادتی اور اللہ کے ساتھ کفر ہے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک بڑی جماعت اپنے ان لیڈروں کی اتباع کرتی ہے جنھوں نے اللہ کی شریعت کے خلاف قانون ایجاد کئے۔ طرفہ تماشا یہ کہ ان میں سے اکثر نماز نہیں پڑھتے اور روزہ بھی نہیں رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔

سلفی دعوت تمام پہلوؤں سے ایک جہاد ہے تاکہ حق کو ثابت اور دین کو صرف اللہ کے لئے قائم کیا جائے نیز امت کو اس شرکِ اکبر اور اس کفر سے پاک کیا جائے جو اس میں سرایت کر گیا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور اہل کفر کا کلمہ پست و خوار ہو ہر انسان کی حقیقی زندگی میں ایسا ہونا اس وقت ممکن ہے جب کہ شارع صرف اللہ تعالیٰ کو تسلیم کیا جائے حکم اسی کا مانا جائے۔ جس طرح کتاب پاک اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بیان ہوا ہے یا مختلف ادوار میں مجتہدین وقت نے اللہ کی شریعت کے مطابق اس کی رضا کے حصول کے لئے اجتہادات کیے۔ اس امت کو تقریر دعوت اور جہاد کے ذریعہ اس شرک سے پاک کرنا واجب ہے یہ مسئلہ سلفی اعتقادات کا اہم مسئلہ ہے۔

(۴) ہمارا ایمان ہے کہ سلفی دستور میں توحید کی تین گزشتہ مسائل ایک اکائی ہیں جنھیں کبھی ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا اور نہ رد و قدح کی جا سکتی ہے یہ عقیدۂ سلیمہ کے سمجھنے کے بنیادی ذرائع ہیں۔ نیز انھیں اصولوں کے ذریعہ لا الٰہ الا اللہ کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ لہٰذا جو شخص

Www.IslamicBooks.Website

ایک اللہ پر ایمان لانے اس کے لئے یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اس کے جو اوصاف بیان کیے گیے ہیں بعینہ ان پر اس کا ایمان ہے ۔ نیز صرف اسی کو پکارنا، تمام طرح کی عبادتیں اسی کے لئے مخصوص کرنا جیسے ذبح، نذر، خوف ڈر، توکل، قسم، تعظیم وغیرہ دل کو ان تمام آلائشوں سے پاک کرنا جن سے توحید خالص پر حرف و داغ آتا ہے ۔ ایمان وعمل کو اس لئے واجب سمجھا جائے تاکہ اللہ کا کلمہ اور اس کی شریعت بلند ہو، تمام انسانی زندگی میں اس کی بنیاد استوار ہو جائے، دین وہی ہو جو اللہ نے بنایا، اطاعت اللہ کی ہو ۔ یا انسان کی اطاعت ہو تو اس طور پر جیسے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے ۔

سلفی دستور میں ان مسائل کو ایک اکائی کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے، اور شرک سے مسلمانوں کے قلوب کا تزکیہ کیا جاتا ہے ۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس حال میں مرجائے کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کو بھی پکارتا تھا تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا ۔ ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ اللہ کے اسماء و صفات میں بعض تحریفات شرک و کفر ہیں ۔ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو شخص کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتا وہ کافر ہے ۔[1]

جس شخص نے یہ اعتقاد رکھا کہ کسی بھی رہنما کو یہ اختیار ہے کہ معاشی اور

---

[1] حاشیہ ملاحظہ ہو اگلے صفحہ پر

دنیاوی زندگی کے معاملات میں شریعتِ اسلامیہ کی طرف رجوع اور اس کی منشاء کا لحاظ کیے بغیر قانون سازی کرے اس نے بلاشبہ غیر اللہ کی عبادت کی اور اللہ کے ساتھ واضح طور پر شرک کیا۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

تیرے رب کی قسم ہے وہ لوگ ہرگز صاحبِ ایمان نہیں ہوسکتے جب تک اپنے اختلافات میں تجھے اپنا حکم نہ بنائیں پھر تیرے فیصلے کے بعد اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور پوری طرح تابعداری کریں۔

یہ تینوں مسائل وہ ارکان ہیں جن پر سلفی دعوت کا پہلا علمی اصول مبنی ہے توحید کے یہ تینوں مسائل ایسے ہیں کہ ایک میں خلل واقع ہونے سے اصل توحید میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ یہ اصل سلفی اعتقاد کا دروازہ ہے کیونکہ توحید دین اسلام کا سب سے بڑا اور سب سے اہم مسئلہ ہے۔ اس کے بغیر کوئی مسلمان موحد نہیں ہوسکتا۔ ان تینوں مسائل کے ذیل میں ایسے فرعی اور تفصیلی اجزاء بھی ہیں جنھیں ہم نے بعض مواقع پر ذکر کیا ہے۔ ان علماء سلف نے اپنی

لہ حاشیہ گزشتہ صفحہ کا : اگر کوئی شخص انکار و کفر کی بنا پر شریعتِ الٰہی کو حکم نہ مانے اس سے فیصلہ نہ چاہے تو وہ کافر اور ملت سے خارج ہے، لیکن اگر کوئی ایسا فسق و نافرمانی کی بنیاد پر کرے تو یہ کفر اضافی ہوگا۔

Www.IslamicBooks.Website

کتابوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ سلفی دستور پر چلنے والا آدمی ہمیشہ اپنی توحید کی تکمیل اور ایمان کی پائداری کے لئے ان اجزاء کو اپنے پیشِ نظر رکھتا ہے۔

اس اصول سے سلفی طریقے اور ان دیگر اصلاحی طریقوں میں جو اسلام سے منسوب ہیں فرق واضح ہو جاتا ہے جن کے دستور میں یہ مسائل داخل نہیں ہیں۔ اس لئے ہم بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ نزاعی مسائل اور جزوی اختلافات میں وہ اپنی عمریں گزار دیتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اصلی دین یہی توحید خالص ہے جس کے لئے شریعت نازل کی گئی ہے۔ اس طرح کے لوگ شرک سے صرف عبادتِ مسیح یا بتوں کی عبادت ہی مراد لیتے ہیں۔ عبادت کی وہ شکلیں جو ابھی ہم نے بیان کیں، ان سے انھیں انکار نہیں بلکہ وہ ایسا کرنے والوں کی موافقت کرتے ہیں۔ اگر کسی نے انکار بھی کیا تو ایسا ہی ہے جیسے کسی معمولی بدعت کا انکار کیا گیا ہے جو دین کو کوئی ضرر نہیں پہونچا سکتی حالانکہ وہ توحید کے اصولوں میں سے ایک ہے، جس کا ترک کرنا عقیدے اور اسلام میں عیب کا باعث ہے۔

دوسری اصل اتباع

سلفی دستور میں اللہ کی توحید کو گزشتہ ارکان کی روشنی میں سمجھ لینے کے بعد ضروری ہے کہ اتباع کو صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

Www.IslamicBooks.Website

خاص کیا جائے، جیساکہ آپ کے فرمان اشھد ان محمداً رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں اس کا واضح ثبوت موجود ہے۔ یہ گواہی صرف مندرجہ ذیل باتوں سے مکمل ہوسکتی ہے۔

(۱) یہ بات سمجھ لی جائے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے پیامبر اور مبلغ بنا کر بھیجے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر دو طرح کی وحی نازل کی گئی ہے۔ ایک قرآن پاک اور دوسری سنت جیساکہ آپ نے ارشاد فرمایا:

الا انی اوتیت القرآن	سنو، مجھے قرآن اور اس کے ساتھ
ومثلہ معہ	اس جیسی ایک اور چیز عطا کی گئی ہے۔

اس لئے اعتقاد وعمل میں قرآن اور حدیث برابر ہیں کیونکہ دونوں اللہ کی طرف سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوامر ونواہی اور جملہ حرام وحلال امور کے سلسلے میں اللہ کے حکم کے تابع ہیں۔ خود کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں فرماتے نہ اللہ کی وحی کے بغیر کسی غیب کی خبر دیتے ہیں جیساکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ	اور اگر پیغمبر کوئی بات بنا کر لاتا تو ہم
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ. ثُمَّ لَقَطَعْنَا	اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر اس کی
مِنْهُ الْوَتِيْنَ (الحاقہ ۔ ۴۶)	شہ رگ کاٹ دیتے۔

Www.IslamicBooks.Website

سنت رسول تمام احکامات شرعیہ، فرض، سنت، حرام، مکروہ، مباح سب کو شامل ہے۔ اور صحیح ثابت حدیث کو رد کرنے والا قرآن کو رد کرنے والے کی طرح ہے۔

(۲) دین: نظام، دستور، قانون اور شعار کا نام ہے۔ اس سے مراد صرف تقرب نہیں ہے جیساکہ آجکل لوگ سمجھتے ہیں، اس کا مطلب ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کے تمام معاملات میں اللہ کے حکم سے قانون سازی فرماتے ہیں اس لئے خرید و فروخت، نکاح و طلاق، حکم و سیاست اور تعزیری سزاؤں کے بارے میں اللہ کے رسول کی احادیث کا انکار بعینہ امور عبادت جیسے نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کے انکار کی طرح ہے۔

(۳) گزشتہ دونوں امور کے سبب سے مطلق اطاعت میں رسول کا مقام اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ اس مقام کو دوسرا انسان نہیں پا سکتا۔ اس لئے آپ کے سوا دوسرے کسی بھی امام، فقیہ یا سیاسی لیڈر یا مفکر اور مصلح کا وہ قول قابل قبول نہیں ہو سکتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مخالف ہو اور جس نے رسول کے قول پر کسی کے قول کو مقدم کیا، اس نے گناہ، ظلم بغاوت، اجماع امت، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف کیا۔

(۴) رسول کی اتباع، کمال محبت رسول کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی جیساکہ آپ نے فرمایا۔

Www.IslamicBooks.Website

لا یومن احدکم حتی اکون	تم میں سے کوئی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا
احب الیہ من نفسہ و	جب تک کہ میں اس کے لئے اس کی جان
والدہ وولدہ والناس	اس کے باپ، اس کی اولاد، اور تمام لوگوں
اجمعین	سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اس محبت کے لئے جو چیز معاون ہوتی ہے وہ ہے آپ کے احکام کو ہمیشہ ماننتے رہنا، آپ کی اطاعت کے لئے کوشاں رہنا، تمام اقوال پر آپ کے قول کو مقدم رکھنا، آپ کی سنت وسیرت کو ہمیشہ عمل میں رکھنا۔

بڑی قابل افسوس بات ہے کہ مسلمانوں کی معاشرت میں آج اتباع رسول کا جذبہ سرد پڑ گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بجھ چکی ہے اس کے درج ذیل اسباب ہیں۔

(۱) تقلید کو جائز ٹھہرانا: تقلید کا جواز فقہی مذاہب، ان کے مسائل کی تدوین اور ان پر مطلقاً عمل کا فتویٰ دینے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ خواہ وہ مسائل حدیث صحیح کے موافق ہوں یا مخالف۔ پھر اس بات کا فتویٰ کہ یہ سب مسائل درست ہیں اگرچہ وہ آپس میں مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔ اس بات نے لوگوں میں فقہی اقوال پر کامل اعتماد کا رجحان پیدا کر دیا اور قرآن وسنت سے دلیل تلاش کرنے کی حاجت ختم کر دی۔ اسی سبب سے کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کا علم کمزور پڑ گیا۔[1]

---

[1] یہ مسئلہ اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اس کے سبب سے مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ گئے۔ تفصیل کے لئے محمد عید عباسی کی کتاب التعصب المذھبی کا مطالعہ کیا جائے۔

Www.IslamicBooks.Website

(٢) بغیر علم اور دلیل کے فتویٰ دینا: اس فتوے کے بعد کہ تمام فقہی مذاہب کی ہر رائے درست ہے۔ فقیہوں نے سبھی فتویٰ پوچھنے والوں کو فقہی رایوں سے فتویٰ دینا شروع کر دیا بلکہ بعض نے ہر مذہب میں جو سب سے آسان تر بات تھی اس کا فتویٰ دیا۔ اس طرح شریعت پر عمل کرنا کمزور کر دیا گیا۔ یہی شریعت کے زوال کا سبب ہے۔ اس لئے کہ ہر مذہب میں ایسے اقوال کی بھرمار ہے کہ جن مسائل کے خلاف قرآن وحدیث کے دلائل واضح ہیں ان میں یہ انتہائی تساہل برتتے ہیں۔ لیکن ان کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں ہے[ل] بلکہ کچھ لوگوں نے اتنا تساہل کیا ہے کہ کسی عالم کے کسی قول پر فتویٰ دینا شروع کر دیا۔ اور دور و نزدیک ہر جگہ کے لوگ جانتے ہیں کہ جدید علماء نے سود، شراب، عورتوں کے لباس، ان کے حقوق، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے سلسلے میں کیسے کیسے فتاوے دئے ہیں۔ اگر ہم ان فتووں کو جمع کریں تو ایک کتاب ان کے لئے ناکافی ہوگی۔

یہ معاملہ صرف باطل فتووں تک محدود نہیں ہے اور نہ صرف یہ کہ امورِ شریعت میں ہر فقہی قول درست ہے بلکہ ان کی جرأتِ بے جا نے عقائد اور امور غیب کو بھی ہدف بنایا اور ان میں اپنی رائے اور ظن کا اظہار کیا۔ صحیح احادیث اور عقائد کے بہت سے امور میں ظن وتخمین کا طریقہ اپنایا۔

ل اس موضوع کے لئے ملاحظہ ہو، "اعلام الموقعین"، مولفہ ابن قیم مالا یجوز فیہا الخلاف بین المسلمین از عبدالجلیل عیسیٰ، بدعۃ التعصب المذہبی۔

Www.IslamicBooks.Website

غیب جس میں اجتہاد جائز نہیں، انھوں نے اجتہاد کئے اور غیر مسلموں کے خیالات سے ہم آہنگی اختیار کی۔

(۳) قرآن وحدیث کے مطالعے کے طریقے کو مشکل کر دینا: ہم آئے دن بہت سے بڑبڑانے والوں سے سنتے رہتے ہیں کہ قرآن وسنت کا مطالعہ کرنا اور ان سے دلیل اخذ کرنا گمراہی ہے[۱]۔ لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں اور یہ کہ آیاتِ قرآنی اور احادیثِ رسول کو سب سے پہلے ائمہ اور فقہاء کے اقوال پر پیش کرنا ضروری ہے۔ گویا کہ اصل ائمہ کے اقوال ہیں نہ کہ اللہ ورسول کا قول۔ اس کے سبب سے کتاب وسنت کے فہم سلیم کا راستہ انھوں نے بند کر دیا اور علم یا بے علمی سے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روک دیا۔ اس میں کجی پیدا کی۔ کتاب اللہ کی صریح مخالفت کی جو اپنے دلائل کی مطلق اتباع کا حکم دیتی ہے۔ نیز بصیرت سے کام لینے کی دائمی تلقین کرتی ہے۔ تقلید سے منع کرتی اور آباء واجداد کے طریقے پر بغیر دلیل وبرہان کے چلنے سے منع کرتی ہے[۲]۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] ملاحظہ ہو قاضی احمد بن حجر آل بن علی کی کتاب "تنزیہ السنۃ والقرآن عن ان یکونا من اصول الضلال والکفران۔

[۲] تقلید بلا ضرورت جائز نہیں۔ علمائے اصول نے اس کی وضاحت کی ہے، ملاحظہ ہو اعلام الموقعین از ابن قیم، وجوب الرجوع الی الکتاب والسنۃ علی خشان۔

Www.IslamicBooks.Website

کی مخالفت کی جس ذات نے احادیث کی تبلیغ کا حکم دیا ہے فرماتے ہیں

نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها فاداها کما سمعها [1] — اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی اسے محفوظ کیا پھر اسے ٹھیک ٹھیک نہ جاننے والے کو سنایا۔

نیز فرمایا :-

بلغوا عنی ولو آیۃ — میری باتیں لوگوں کو پہونچاؤ خواہ ایک ہی بات کیوں نہ ہو۔

(۴) زندگی کے بہت سے شعبوں میں شریعت پر عمل چھوڑ دینا۔

اس میں کسی مسلمان کو شبہ نہیں کہ شریعتِ اسلامیہ دورِ حاضر میں زندگی کے ایک مخصوص میدان کے سوا تمام شعبہائے حیات سے خارج ہو چکی ہے جیسے قانون، سیاست، معاملات، تعزیری سزائیں، تربیت، اجتماعیت اور آداب، عامہ وغیرہ جس کے بہت سے اسباب ہیں۔ مثلاً عالمِ اسلام پر کفار کا غلبہ اور اسلامی ممالک میں ان کے افکار، ان کی عادات اور تقلید کا رواج۔ ایک سبب فقہی اجتہاد میں جمود بھی ہے۔ قدیم زمانوں میں ائمہ نے جو کچھ مدون کر دیا اسی پر توقف اختیار کیا گیا، جب کہ زندگی کے مختلف میدانوں میں بہت سے واقعات اور تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ سیاست، اقتصاد اور اجتماعیت میں

---

[1] بروایت احمد، ابوداؤد، ترمذی بسند صحیح

Www.IslamicBooks.Website

انقلابات آئے۔ ایسی حالت میں ضروری تھا کہ فقہی اجتہاد کو جاری رکھا جاتا۔ تاکہ مسلمان جس معاشرے میں زندگی گزار رہا ہے اس میں اسے صحیح اسلامی رہنمائی مل سکے۔ لیکن اس فقہی جمود اور دینی سیاست کا رشتہ منقطع ہو جانے کے سبب سے مسلمانوں کی حرکت ختم ہو گئی اور وہ زندگی کے مختلف مسائل میں بھٹکنے لگے۔ اسی لئے سیاسی طاقتوں کے انھیں نظریات کو غلبہ حاصل ہوا جن کی پشت پناہی حکومت اور نشر و اشاعت کے ادارے کرتے ہیں اسی لئے شریعت اسلامیہ کے آثار مٹنے لگے اور مسلمان کی اصل شہادت حق کا حقیقی مفہوم ختم ہونے لگا۔

سلفی منہج اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے اس بات کو اپنا نصب العین سمجھتا ہے کہ ان دشواریوں کو جو لوگوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے درمیان حائل ہو گئی ہیں، دور کیا جائے۔ یعنی تقلید کی حرمت کی آواز ہمیشہ بلند کی جائے اور ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ہر قول پر کتاب وسنت کی دلیل کا مطالبہ کرے۔ اس سے ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ ہر آدمی مجتہد بن جائے بلکہ غرض یہ ہے کہ ہر آدمی مسائلِ شریعت میں ان دلیلوں کو معلوم کرے جو اللہ اور اس کے رسول نے پیش کی ہیں۔ اس طرح سے مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے اور کتاب وسنت کا علم بڑھ سکتا ہے۔ مسلمانوں میں علمی روح اور بھائی چارگی کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو کوئی گمراہ کرنے والا انھیں آسانی سے بھٹکا نہیں سکتا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Www.IslamicBooks.Website

کی شان مسلمانوں کے نزدیک بالاتر ہو جائے گی اور آپ کی اتباع انھیں سب سے بہتر معلوم ہوگی۔

ان زبانوں کو اسی طرح لگام لگایا جا سکتا ہے جو بغیر علم کے فتویٰ دیتی ہیں کہ اب لوگ بغیر دلیل و برہان کے ہماری بات قبول نہیں کریں گے۔ ایسا شخص جب اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہے گا کہ یہ میری رائے ہے تو اس میں خطا اور ثواب دونوں کا امکان ہوگا اور جب کہے گا کہ یہ شارع کا حکم ہے تو لوگ اس سے اللہ اور رسول کی دلیل طلب کریں گے۔

ان دونوں گزشتہ امور کے سبب سے مسلمانوں کے سامنے قرآن و حدیث کے مطالعے کا نیا میدان کھل جائے گا۔ مسلمانوں کی زندگی میں نیا پن اور روشنی پیدا ہو جائے گی۔ ان کے سامنے راستے کی منزلیں واضح ہو جائیں گی۔ اور کوئی بھی انسان خواہ وہ کتنی ہی اہم شخصیت کا مالک ہو انھیں گمراہ نہیں کر سکتا، ہاں اللہ کی مرضی ہو تو الگ بات ہے۔ نہ وہ بے زبان جانوروں کی طرح ان کے پیچھے چل سکتے ہیں۔

اگر ہم کتاب و سنت کی فقہ کو اس طور پر نئی زندگی دے سکیں تو ہم موجودہ دور کے الحادی طوفان کا رخ موڑ سکتے ہیں۔ ہم لوگوں کو ان کا فرض یاد دلائیں ان کے سامنے اللہ اور اس کے رسول کا قول پیش کریں، کسی امام یا فقیہ کے اقوال پیش کرنے سے گریز کریں۔ اگر اس کا یقین انھیں ہو جائے تو وہ

Www.IslamicBooks.Website

سچ مچ ایمان لے آئے، اور اگر اس سے انکار کر جائیں تو بے شبہ انھوں نے کفر کیا۔ یہیں سے ہمارے راستے بھی الگ الگ ہو جائیں گے۔ ایک زندگی گزارنے والا دلائل کی روشنی میں زندگی گزارے گا اور دوسرے ہلاک ہونے والے پر حجت تمام ہو چکی ہوگی۔

تیسری اصل تزکیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اہم مقاصد میں سے ایک تزکیہ بھی ہے۔ بلکہ تمام شریعتوں کا مقصد یہی رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آں حضرت کی بعثت کا احسان یاد دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (جمعہ ۲)	وہ اللہ ہی ہے جس نے اُمّیوں میں خود انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو انھیں اللہ کی آیات سناتا، ان کا تزکیہ کرتا، اور انھیں کتاب و حکمت کی بات سکھاتا ہے۔ بے شک اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

نیز فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ	بے شبہ اللہ نے مومنوں پر احسان کیا

Www.IslamicBooks.Website

اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ	کہ خود انھیں میں سے ایک رسول ان میں
اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ	بھیجا جو انھیں اللہ کی آیات سناتا، ان کا
وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ	تزکیہ کرتا، انھیں کتاب و حکمت کی
وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ	باتیں بتاتا ہے، ورنہ اس سے پہلے وہ
قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؏	کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

آل عمران ۱۶۴

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں آیتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے احسان کا ذکر کیا ہے، جن کا ایک فریضہ اللہ کی آیات سنانا ہے اور یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ ہم اللہ کا کلام خود اپنے میں سے ایک انسان کی زبانی سنیں پھر وہ نبی آیات قرآنی پڑھ کر ان کی تطہیر کرتا ہے پھر وہ اس امت کو کتاب وحکمت کی تعلیم سے جہالت کی تاریکیوں سے نکالتا ہے۔ کتاب سے مراد قرآن ہے اور حکمت سے مراد وہ نفع بخش علم ہے جو انسانیت کی طرف رہ نمائی کر سکے۔ اس لئے سنت رسول حکمت ہے۔ نیز کتاب اللہ میں بھی حکمت موجود ہے

سوال یہ ہے کہ تزکیہ جسے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فریضہ نبوت کہتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے ؟ تزکیہ نفس کے پاک وصاف کرنے کا نام ہے۔ اسے تمام بُری باتوں سے بالکل دھو دیا جائے، نفس زکیہ وہ ہے جو گناہ، کینہ، ظلم، حسد، فریب وغیرہ سے بالکل پاک ہو۔ تزکیہ کا یہ معنیٰ

Www.IslamicBooks.Website

عرب کے قول زکا الزرع سے ماخوذ ہے جب کھیتی بڑھنے لگے تو یہ جملہ بولا جاتا ہے اور الرائحۃ الزکیہ کے معنیٰ ہیں پاکیزہ خوشبو۔

نفس کے تزکیے میں فرقِ مراتب کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا، قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝

اور قسم ہے ہر نفس کی اور جس نے اسے ٹھیک کیا پھر اس کو برائی اور بھلائی کی سوجھ دی جو کوئی نفس کو پاک کرے وہ یقیناً کامیاب ہوگا اور جو کوئی گاڑ دے گا نامراد رہے گا

نفس زکیہ سے مراد طیب و طاہر اور آلودگیوں سے پاک نفس ہے اور اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی کہ کامیابی نفس کے تزکیے اور اس کی تطہیر سے ہم رشتہ ہے۔ یہ بات سورۃ شمس میں گیارہ قسموں کے بعد بیان کی گئی ہے۔ اس سورت کے سوا قرآنِ پاک میں ایک حقیقت کے بیان کے لئے اتنی تعداد میں پے درپے قسمیں موجود نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا۔ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا۔ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا۔ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا۔ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا۔ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا۔ وَنَفْسٍ وَّمَا

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی، قسم ہے چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آیا قسم ہے دن کی جب وہ اس سے روشنی لیتا ہے اور قسم ہے رات کی جب وہ سورج کو ڈھانپ لیتی ہے اور قسم ہے آسمان کی

Www.IslamicBooks.Website

سَوّٰھَا . فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰھَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا ۔ (سورۃ الشمس)

اور جس نے اس کو بنایا ہے اور قسم ہے زمین کی اور جس نے اسے پھیلایا ہے اور قسم ہے ہر نفس کی اور جس نے اسے ٹھیک کیا پھر اس کو برائی اور بھلائی کی سوجھ دی.

دوسری آیت میں یہ بات مذکور ہے کہ جنت میں وہی شخص جاسکتا ہے جو اس تزکیے کی صفت سے متصف ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ

الزمر ۲۰

اور جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ جنت کی طرف مختلف جماعتوں کی شکل میں لے جائے جائیں گے یہانتک کہ جب اس کے پاس آئیں گے اور جنت کے دروازے کھلے ہونگے اور جنت کے محافظ ان کو سلام علیکم مرحبا کہیں گے بس ہمیشہ کے لئے اس میں داخل ہو جائیے۔

یہاں پاکیزگیٔ نفس ان کے جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے ۔ جو عبادت کا نتیجہ اور مقصد ہے ۔

اس بیان سے دو باتیں واضح ہوئیں : ایک یہ کہ تزکیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک اہم فریضہ ہے بلکہ رسالت کا مقصد

Www.IslamicBooks.Website

اور انسانی وجود کا نصب العین یہی ہے۔ دوسرے یہ کہ جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس میں نہ پائی جائے وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے وسائل ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کو حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے دوسرے الفاظ میں آپ کس طرح اپنے نفس کا تزکیہ اور تطہیر کریں۔

اس سوال کے جواب کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کے تمام اصولوں کا مطالعہ کریں خواہ ان کا تعلق عقائد سے ہو یا عبادات یا معاملات سے تزکیہ اور تطہیر سے ان کا ربط معلوم کریں۔ ایسا کرنے سے یہ بات واضح طور پر ہمارے سامنے آجائے گی کہ دین کے جملہ اصولوں میں سے کچھ اصول تزکیہ کے لئے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام کی تمام شریعت مکمل تزکیہ اور تطہیر ہے۔ جب ہم نے یہ سمجھ لیا کہ تزکیہ گناہوں سے دوری کا نام ہے، لہٰذا توحید ایک تزکیہ ہے، کیونکہ اس میں اعتراف ہے کہ ایک اللہ کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں، یہ اعتراف اور شہادت تزکیہ ہے، اس لئے کہ حق کا اعتراف باعث فضیلت اور اس کا انکار باعث رذالت ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی بھی حق کسی بھی صاحب عقل و دانش کے نزدیک نہیں ہے اور اللہ کا انکار یا اس کا شریک ہر ذلتوں اور پستیوں سے بڑا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

Www.IslamicBooks.Website

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ — بے شک شرک کرنے والے ناپاک ہیں۔

ان کی یہ ناپاکی روح اور نفس کی ناپاکی کے سبب سے ہے جس میں شرک اور انکار صفات بھرا ہوا ہے۔ ان کی نجاست ظاہری نجاست نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان میں بہت سے اس لحاظ سے صفائی ستھرائی والے ہوتے ہیں۔ بلکہ شرک وکفر کی نجاست وہ معنوی نجاست ہے جو ان کے نفس وشعور کو گندگی سے معمور کیے ہوئے ہے۔

عبادات سب کی سب خواہ مالی ہوں یا بدنی، اعمالی تزکیہ ہیں کیوں کہ یہ بندے کا تعلق اللہ سے استوار کرتی ہیں اور دل میں اس سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے جو انسان کو حرام چیزوں سے بچنے پر ابھارتا ہے اور حرام چیزیں مجسم گندگی ہیں اور بھلے کام پاک اور طاہر ہوتے ہیں۔

ان جملہ اعمال میں نماز سر فہرست ہے جو تزکیے کا سب سے کامیاب ذریعہ ہے۔ رات دن بار بار اس کی ادائگی اس میں اللہ کا ذکر انسانی دلوں کو فی الواقع اللہ سے جوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ — بے شبہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

اس لئے کہ یہ انسانی قلوب میں تقویٰ پیدا کرتی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فتویٰ دیا کہ غصب کردہ زمین میں ادا کی گئی

Www.IslamicBooks.Website

نماز باطل ہے۔ یہ ان کی عظیم فقاہت کی دلیل ہے، اس لئے کہ ایسے نمازی کا قیام وقعود اور ذکر وفکر اس کے جھوٹ، بہتان اور دل کی نجاست پر دال ہیں کیونکہ اگر وہ حقیقت میں اللہ کو یاد کرنے والا ہوتا تو اس غصب کردہ زمین کو اپنے قبضے میں نہ رکھتا، بلکہ اسے اس کے اصل مالک کو لوٹا دیتا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو نمازی تہجد گزار تھی لیکن اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی تھی، تو آپ نے فرمایا وہ جہنمی ہے۔ اس کی حکمت واضح ہے اس لئے کہ اگر وہ صحیح معنیٰ میں نمازی ہوتی تو اپنے نفس کو اس میل یعنی پڑوسی کو تکلیف دینے سے پاک رکھتی،۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه (بخاری)	جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ کر بھوکا رہے۔

اس لئے کہ جس آدمی نے کھانا پینا چھوڑ کر اللہ کو خوش کرنا چاہا، لیکن جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کیا تو اللہ کے خوف کا دعویٰ اور اس کا تقویٰ باطل ہے۔ اسے عبادت کا، خواہ نماز ہو یا روزہ کوئی پھل حاصل نہیں ہو سکتا۔

Www.IslamicBooks.Website

ہمارے لئے یہ جائز نہیں کہ اسلامی عبادات اور ان کے نتائج میں فرق کریں۔ اور یہ خیال کریں کہ خدا سے قربت کے یہ افعال خود مقصود ہیں۔ نتائج سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمل اور اس کے نتیجے کو ایک ساتھ رکھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے روزے کے متعلق فرمایا

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

تم پر روزے فرض کیے گیے جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض کئے گئے شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

نیز فرمایا :۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ بقرہ ۱۸۳

اے لوگو! تم اپنے مولا کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا شاید تم اس کے عذاب سے بچ جاؤ۔

اس آیت سے یہ بات واضح ہوئی کہ عبادات کا مقصد حصولِ تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں لَعَلَّ (شاید) کے لفظ کا ذکر فرمایا جس میں امید کا پہلو پایا جاتا ہے اور اللہ کسی چیز کی امید نہیں کرتا کیوں کہ وہ جو چاہتا ہے فوراً ہو جاتا ہے۔ یہاں امید عبادت کرنے والے کی نسبت سے ہے کیوں کہ ہر عبادت کرنے والا متقی نہیں ہوا کرتا۔ منافقوں کو دیکھیے کہ بظاہر تمام افعال عبادت کرتے تھے مگر دل سے کافر اور منکر تھے۔ یہاں یہ بات بھی سمجھی جا سکتی

Www.IslamicBooks.Website

ہے کہ جس شخص کو تقویٰ حاصل نہ ہو باوجودیکہ وہ عبادت گزار ہو اس کی عبادت میں کھوٹ اور کمی ضرور ہوتی ہے۔ عابد کی شان یہ ہے کہ وہ متقی اور اپنے رب سے ڈرنے والا ہو اور یہ تزکیہ اور طہارت ہے۔ نیز عبادت اسی لئے بنائی گئی ہے کہ آدمی بغیر عبادت کے طیب اور طاہر نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اطاعت بھی تزکیہ ہے۔ اللہ کی اطاعت جس نے ہم پر ہر طرح کے احسان کئے، بھلائی حسنِ عمل جذبۂ شکر کی سب سے بہترین شکل ہے۔ تزکیہ کا تصور اللہ کے حکم کی اطاعت اور اس کے نواہی سے اجتناب کے بغیر ناممکن ہے۔

حصولِ تقویٰ کے لئے عبادت کا مفہوم قرآن پاک کی متعدد آیات میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا	اور یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس پر چلو
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ	اس کے سوا دوسرے راستوں پر نہ چلو
ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ	اللہ تمہیں اس بات کی وصیت کر رہا ہے
تَتَّقُوْنَ ۔	شاید کہ تم تقویٰ شعار بن جاؤ۔

اس سے تزکیے کے اس تیسرے مفہوم کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ کے تمام اصول، توحید، عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حقوقِ والدین، صلہ رحمی، فحش و منکرات سے اجتناب، معاملات، عدل و احسان حصولِ تزکیہ کے لئے ہی وضع کیے گئے ہیں۔ یہ اوامر و نواہی یا تو بذاتِ خود

Www.IslamicBooks.Website

تزکیہ کے ارکان ہیں یا تزکیہ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔

تمام شبہات سے پاک اور واضح دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ — بے شبہ تم بلند معیار اخلاق پر ہو۔

یہ اخلاق کتاب اللہ پر عمل کی وجہ سے تھا جو تمام طرح کی تزکیات کا ضامن ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ سعد بن ہشام نے سیدہ عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا

کان خلقہ القرآن — آپ کا اخلاق قرآن تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق — میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں تا کہ اخلاق کی بہتریوں کو پورا کردوں۔

آپ نے اپنی رسالت کو اخلاق میں محصور کیا۔ یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ اسلام مکمل طور پر تزکیہ اور تطہیر کا پیغام ہے۔

جب ہمیں یہ بات معلوم ہو گئی کہ اسلام تزکیہ اور تطہیر کا دین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے مبعوث فرمائے گئے ہیں تو ہمیں یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ آپ نے اس تزکیے کو دستوری اور عملی طور پر مکمل کر دکھایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دین اپنی نعمت رسول اور مومنوں پر پوری پوری نازل فرمادی جیسا کہ فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ہمیں کوئی نئی بات پیدا کرنا جائز نہیں ہے، جس طرح آج تقرب کے تمام طریقوں میں رائج ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ عبادت میں نئی بات پیدا کرنا فساد کا باعث ہوتا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اللہ کے یہاں وہ عبادت قبول نہیں ہوتی ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں میں فساد کس طرح داخل ہوا۔ تصوف کے نام سے نفس کی اصلاح وتربیت کے جو اصول وضع کئے گئے اس میں بے حد وبے شمار شر وفساد بھرا ہوا ہے۔ یہ فساد تربیت واخلاق کے بگاڑ سے متجاوز ہو کر وضع حدیث، عقیدے کے بگاڑ، شریعت کے مسخ اور خرافات اور مختلف باطل طریقوں کا دروازہ کھول دینے کا سبب بن گیا۔ اس سے آگے شرک، غیر اللہ کی عبادت، تباہ کن فلسفے مثلاً وحدت الوجود اور حلول نیز پارسیوں اور ہندؤں کے عقائد، پابندیٔ احکام کو ختم کرنا، قضا و قدر کے بارے میں اللہ کے مقصد کی علی الاطلاق تعیین کر کے اطاعت گزار اور عصیاں شعار کو برابر کر دینا بلکہ نافرمان کو فرماں بردار پر فضیلت دے دینا وغیرہ ہم نے بحمد اللہ

Www.IslamicBooks.Website

اس کی تفصیل اپنی کتاب " الفکر الصوفی فی ضوء الکتاب والسنۃ" میں بیان کر دی ہے۔

اس تصوفانہ فکر کے بالمقابل فقہی جمود ہے جس نے نصوص کو ایسا ظاہر اور منجمد الفاظ بنا دیا جو بذاتِ خود مقصود ہوں اِن کا کوئی معنیٰ نہ ہو۔ خاص کر اس وقت جب کہ قرآن و سنت کو انسان کے وضع کردہ قالب میں ڈھال دیا گیا۔ جب لوگ کتاب و سنت کے اصل سرچشمے سے دور ہو کر انسانی قوانین پر عمل پیرا ہو گئے ان میں وہ تقویٰ پرہیزگاری اور خوف پیدا نہ ہوا جو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے سے ہوتا ہے۔ اس لئے انھیں طریقوں پر چلنا آسان سمجھ لیا گیا جن کا ظاہر شرعی معلوم ہوتا ہے لیکن باطن بالکل حرام ہوتا ہے جیسے اصل قیمت سے زیادہ قیمت لے کر ادھار بیچنا، حلالے کا نکاح، خرید و فروخت کی شکل میں سودی کاروبار، ہبہ کی شکل میں بغیر دلی اور گواہ کے زنا، پھر رائے اور قول کی اتباع میں لوگوں کے مزید وسعت اختیار کرنے کی وجہ سے ہر قول دین بن گیا۔ خوفِ خدا اور اخلاق جاتا رہا، تزکیہ کے اصول بگڑ گئے۔

سلفی طریقہ گزشتہ دونوں طریقوں یعنی تصوف اور ظاہری فقہ کے بیچ کا راستہ ہے وہ تزکیہ کو اللہ کے دین کے پیمانے پر رکھتا ہے، پھر اسے مسلمانوں کے مقصود سے تعبیر کرتا ہے جسے حاصل کرنے کی وہ کوشش کرے اور اس کے لئے ایسے شرعی وسائل اختیار کرے جو کتاب و سنت میں بیان

Www.IslamicBooks.Website

بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب و سنت کے سوا تزکیہ کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

اس طریقہ کے ہوتے ہوئے عبادتی اور سلوکی بدعتیں باطل ٹھہرتی ہیں۔ جنھیں تصوف نے قبرستانوں یا ویران جگہوں میں تخلیہ کی تعلیم کے طور پر مقرر کیا ہے۔ ایک متعین کھانا۔ متعین مدت تک تنہائی، نظافت و صفائی اور گفتگو چھوڑ دینا، دھوپ میں بیٹھنا، نفس کو غیر شرعی طریقے سے تنگی میں مبتلا کرنا، من گھڑت وظائف پڑھنا، رقص و غنا و شیطانی سماع جو تصوف کا لازمہ بن چکا ہے، اسی طریقے سے کشف اور فتوحات کا سلسلہ بھی باطل ہو جاتا ہے جو شیطانی وسوسے اور الحادی فلسفے کے سوا اور کچھ نہیں۔

سلفی اصول سے وہ طریقہ جمود بھی باطل ہو جاتا ہے جس میں نص کو مقصود بنا کر اس کے مقاصد کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔ یہ منحرف فقہ جس نے ہر قول و رائے کو دین میں حجت بنا دیا اور بے دلیل فتووں پر عمل کرنا جائز ٹھہرا دیا، جس سے حرام چیزیں حلال اور حلال چیزیں حرام ہو گئیں، اصلاح کے اصول بگڑ گئے، انسانی نفس تاریک ہو گیا، کتاب و سنت کی روشنی بجھ گئی۔

سلفی دستور، تربیت، سلوک اور تزکیہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے اعلیٰ نمونہ تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے کہ آپ تمام انسانوں سے پاکیزہ تر اور مرتبے میں سب سے بلند ہیں۔ اخلاق میں سب سے بڑھ کر اور

Www.IslamicBooks.Website

سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے

ان اعلمکم و اتقاکم بالله انا — بے شبہ تم میں سب سے زیادہ جاننے والا اور اللہ سے ڈرنے والا میں ہی ہوں۔

اس لئے سلفی دستور کلام اللہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے اخلاق کو تزکیہ تطہیر اور اتباع کی اساس سمجھتا ہے۔

صحابہ کرام کی سیرت اور قرون اول کے رجال کو جنھوں نے قرآن وسنت کو قول وعمل اور اخلاق میں اپنایا تزکیہ کے سلسلے میں بحیثیت رہنما اور زندہ مثال کے تسلیم کرتا ہے۔ ان کے بعد کے لوگ ان کی طرح کبھی نہیں ہوسکتے، وہ خیر القرون ہیں جو مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہیں، ان کے بعد تابعین اور بعد کے علماء صالحین ہیں۔ پس وہ علماء جنھوں نے کتاب وسنت کے اصول کو اختیار کیا، توحید، تزکیہ اور اتباع میں اصولِ شریعت پر قائم رہے شرک میں مبتلا نہیں ہوئے۔ باطل تاویل یا گمراہ سلوک اور تصوف کی کجروی اختیار نہیں کی وہ صحابہ وتابعین کے بعد ہمارے پیشوا ہیں۔

تزکیہ کے باب میں اس بیان سے سلفی اصول واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے کہ یہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی حقیقی تابعداری کا نام ہے۔ تابعداری سے مراد ظاہر وباطن دونوں پہلو ہیں۔ حقیقی کا مطلب جس میں بناوٹ نہ ہو یعنی ایمان کے ساتھ نہ کہ نفاق کے ساتھ۔ طہارت وپاکیزگی ہے نہ کہ گندگی اور

Www.IslamicBooks.Website

بدطینتی سے۔ یہ طہارت اختیار کرنے کے بعد آدمی اس بات کا حقدار ہو جاتا ہے کہ جنت کے دروازے پر اللہ کے فرشتے اسے سلام کریں۔

طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۔ مرحبا ہمیشہ کے لئے اس میں داخل ہو جاؤ!

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان نیک اور صالح لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین

Www.IslamicBooks.Website

سلفی دعوت کے مقاصد

سلفی دعوت ایمان کے کسی ایک شعبے، یا اسلام کے کسی ایک مسئلے کی دعوت نہیں نہ کوئی اصلاحی یا اجتماعی یا سیاسی گروہ بندی کی دعوت ہے۔ یہ صرف اسلام کی دعوت ہے۔ اسلام کا کلمہ جتنے معانی کو شامل ہے جیسے عزت و سرداری اصلاح۔ انصاف۔ دنیا و آخرت کی نجات سلفی دعوت ان سب کو عام ہے اسلام اللہ کا دین ہے جو سارے جہاں کے لئے ہے وہ کسی خاص قوم یا وطن کا دین نہیں وہ ساری روئے زمین اور تمام انسانوں کا دین ہے۔ بعینہ سلفی دعوت کسی وطن کی دعوت نہیں نہ کسی قوم کی دعوت ہے یہ ایک کامل ضابطہ ہے اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس لحاظ سے سلفی دعوت کے مقاصد بعینہ وہی ہیں جو دعوتِ اسلامی کے مقاصد ہیں۔

(۱) سچے مسلمان پیدا کرنا

شریعتِ اسلامیہ سب سے پہلے فرد مسلم کی تعمیر کے لئے نازل کی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ طٰہٰ ٣٩ اور تاکہ تیری پرورش ہو میری آنکھوں کے سامنے

پس ایسے افراد کی تیاری دعوت اسلامی کا اہم مقصد ہے تاکہ انسان کامل انسانیت کا حامل ہو۔ عورت صحیح معنیٰ میں مسلمہ ہو حقیقی مسلمان مرد یا عورت کے لئے انھیں شرطوں کی پابندی ضروری ہے۔ یعنی توحید، اتباع اور تزکیہ، سچا مسلم وہی ہے جو اللہ کے ایک ہونے کی شہادت دے اس کے اوامر کی تابعداری کرے اور اس کے نواہی سے رک جائے اور اس شریعت کے ذریعہ اپنے نفس کا تزکیہ کرے اس تربیت کے اصول بعینہ سلفی دعوت کے اصول ہیں، جنھیں ہم نے علمی اصول کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔

جب ہم حقیقی مسلم کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اس سے ہماری غرض یہ ہوتی ہے کہ سچے مسلمان اور نام نہاد مسلمان میں فرق کو سمجھا جائے۔ لہٰذا جو لوگ اسلام سے اپنی نسبت رکھتے ہیں قول واعتقاد میں شرک اختیار کرتے ہیں، اللہ کی آیات میں تحریف کرتے ہیں، غیر اسلامی قوانین کی تابعداری کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے عداوت رکھتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں انھیں مسلمان کہنا درست نہیں۔ اس کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب "الحد الفاصل بین الایمان والکفر" میں بیان کی ہے

سلفی دعوت کا سب سے پہلا مسئلہ تعلیم وتربیت اور فرد مسلم کی تیاری کا مسئلہ ہے اس کی عظمت کا پتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا

Www.IslamicBooks.Website

لان یھدی اللہ بك رجلاً واحداً خیرلك من حمر النعم

تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ کسی فرد کو ہدایت بخش دے یہ تمہارے لئے سرخ اونٹ سے بہتر ہے

فرد کی ہدایت بہت بڑی نعمت اور بہت بڑا کام ہے۔ خواہ وہ فرد مالک ہو یا غلام، فقیر ہو یا مالدار، کمزور ہو یا قوی۔ اس کے لئے ہمیں قرآن کی وہ آیتیں کافی ہیں جن میں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عتاب کا اظہار فرمایا ہے جب آپ عبداللہ بن ام مکتوم کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے سادات قریش کو بڑے انہماک سے دعوتِ اسلام دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی۔ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّکّٰی۔ اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی۔

نابینا کے آنے سے چیں بجبیں ہوا اور منہ پھیر لیا تجھے کیا علم شاید وہ پاک ہو جاتا یا نصیحت پا جاتا اور وہ نصیحت اسے فائدہ دیتی۔

پھر فرمایا

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی۔ وَهُوَ یَخْشٰی فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی۔

اور جو تیرے پاس کوشش کرتا ہوا آتا ہے اور وہ ڈرتا بھی ہے تو تو اس سے بے اعتنائی کرتا ہے

اس سے یہ بات بطور اللہ کے مقصد کے ثابت ہوئی کہ دعوتِ اسلامی کے پہلے مقصد یعنی ہدایت کو عام کرنا ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جسے بھی توفیق دے اور اس کا سینہ عرفانِ حق کے لئے کھول دے خواہ وہ کوئی بھی ہو وہ اس سے فیض حاصل کرے۔

Www.IslamicBooks.Website

مسلم مُعاشرے کا قیام (۲)

جس میں اللہ کا کلمہ بلند ہو اور کفر کا کلمہ پست ہو، ایسے سماج کی تعمیر اسی وقت ممکن ہے جب کہ اسلام کے عقیدے اور دستور کے قالب میں ان اینٹوں کو ڈھالا گیا ہو جن سے سماج کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے معاملات، تعزیر، سیاست اور قانون میں اپنے احکام بیان فرمائے، ان احکامات کا نفاذ اسی وقت ہوسکتا ہے جب معاشرہ اللہ کے دین اور اس کی شریعت پر یقین رکھتا ہو۔

ایک حقیقی مسلمان امن و راحت اور سکون و اطمینان ایسے معاشرے ہی میں حاصل کرسکتا ہے جو اللہ کی شریعت کا پابند اس کے شعائر کی عظمت کا قائل ہو۔

جب سے اہل کفر ارضِ اسلام پر غالب ہوئے اسے ٹکڑے ٹکڑے کردیا اپنا نظام اپنی شریعت اور کفر کو اسلام کی جگہ داخل کیا۔ تمام ممالک میں مسلمان اس مصیبت میں گرفتار ہیں لیکن ان کا دلی رجحان ہے کہ انھیں ایک ایسے صحیح اسلامی نظام کے زیر سایہ زندگی گزارنے کا موقع ملے جس میں حاکم و محکوم میں محبت ہو، ظلم ختم ہو اور امن کا دور دورہ ہو، لوگ اپنے مال و آبرو کو محفوظ سمجھیں، اخلاص و محبت اور ایثار لوگوں کا شعار بن جائے۔ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ واپس ہو اور بلادِ اسلامیہ سے ظلم و جور اور فتنہ و فساد ختم ہو۔

لیکن دعوتی تنظیمات کے راستے اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف

Www.IslamicBooks.Website

ہیں۔ اصلاح و تربیت کے سارے طریقے اس راستے میں حائل تمام دشواریوں کا اندازہ کئے بغیر صرف مقصد تک پہونچنے ہی کو اپنا مطمح نظر بنائے ہوئے ہیں۔ ان دشواریوں میں سے ایک بڑی دشواری اسلامی برادریوں میں خوفناک اجتماعی ارتداد ہے جو مسلم نسلوں کے اسلام کے منافی اقدار کے رنگ میں رنگ جانے کے سبب سے ہے۔ اس کے لئے وہ زبردست ذرائع ابلاغ معاون ثابت ہوئے جو مکمل طور پر غیر اسلامی ہاتھوں میں ہیں، نیز طریقۂ تعلیم جو توسیع پسندوں کے وضع کردہ ہیں۔

دعوت و اصلاح کے ذمہ دار حضرات نے اسلامی معاشرے کے قیام کی راہ میں حائل زبردست دشواریوں کا اندازہ نہیں کیا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ صبح و شام کی بات ہے اور سو دو سو یا ہزار دو ہزار افراد سے کام چل سکتا ہے انھوں نے نہیں سمجھا کہ معاملہ اس سے بہت بڑا ہے۔ یہ مسلسل جہاد اور طویل صبر کا طالب ہے۔ اس کے لئے تربیت و تعلیم اور اشاعتِ اسلام میں برسہا برس صرف کرنے ہوں گے اور سلفی اصول کے مطابق دعوت کے میدان میں کام کرنے والوں میں مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔

دعوت کے ان طریقوں کا ایک حیرت ناک پہلو یہ بھی ہے کہ جب وہ ایک اسلامی معاشرے اور اسلامی حکومت کا تصور پیش کرتے ہیں تو مثال کے طور پر عثمانی یا عباسی طرزِ حکومت تک نہیں اتر سکتے۔ انھیں یہ بھی پسند

Www.IslamicBooks.Website

نہیں کہ وہ اموی طرز پر ہو، بلکہ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خلافت راشدہ ہو وہ بھی حضرت ابو بکر اور عمر کے دور خلافت کی طرح۔ یہ تصور فی نفسہٖ عمدہ ہے لیکن اسلامی حکومت کے گفتار کے یہ غازی اور بزعم خویش اس کی دعوت دینے والے اپنے اخلاق، عمل، سلوک اور علم میں اس معیار کے نہیں ہوتے کہ انھیں ایسے معاشرے کا ایک فرد کہا جا سکے۔ کجا یہ کہ وہ اس کی اقامت کے ذمہ دار ہو سکیں۔ خود غرضی، نفس پرستی۔ لالچ، خوف، ظلم، نظریاتی تعصب باطل کے لئے جھگڑے، یہ تمام امراض ان نام نہاد غازیوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ان کے معمولی امراض ہیں، جن کی تفصیل اور کثرت کا ذکر اس رسالے میں ناممکن ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسلامی حکومت کے قیام کا جھنڈا بلند کرنیوالے اپنے دعوتی مقاصد سے اتنے دور ہیں جتنا مشرق و مغرب ایک دوسرے سے دور ہیں۔ اپنے ماحول اور اس کے اتار چڑھاؤ کے سلسلے میں ان کی عجلت پسندی اور بے انتہا جہالت اس پر مستزاد ہے جس کے سبب سے ان کی طاقتیں پراگندہ اور کام کرنے والوں کی کوششیں رائگاں ہیں۔ سب سے بڑی چیز جو ان مناہج کو ان کے مقاصد سے دور کرتی ہے وہ اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے کسی متعین اصول کو نہ اپنانا ہے۔

اسی وجہ سے دعوت الی اللہ کے ذمہ دار اس انفرادی کوشش سے

Www.IslamicBooks.Website

ٹکرا جاتے ہیں جو کسی ایک اصول پر قانع نہیں ہوتی یا اس تلخ حقیقت کو نہیں اپناتی جس کا امت اسلامیہ کو سامنا ہے۔ جس کی وجہ سے انتشار اور بربادی شروع ہو جاتی ہے، پھر مایوسی اور انحراف تک نوبت آجاتی ہے۔ آج بہت سی جماعتیں پیدا ہو گئی ہیں جن کے کثیر افراد ہیں لیکن وہ بہت جلد اپنی وحدت کھو بیٹھی ہیں اس لئے کہ عقیدے اور شریعت کے سمجھنے کا اصول نیز اسلام پر عمل کرنے کا طریقہ واضح اور متعین نہیں ہے۔

لیکن سلفی دستور ان تمام باتوں کو اپناتا ہے اور اپنی بنیاد ایسے اصولوں پر رکھتا ہے جو کتاب وسنت کے سمجھنے اور کلمے کی وحدت اور حق تک پہونچنے میں صحیح رہ نمائی کریں۔ وہ اپنے افراد کی تربیت گزشتہ علمی اصولوں پر کرتا ہے۔ یعنی توحید، اتباع اور تزکیہ۔ اور موجودہ دور میں عالم اسلام کے حالات کے نشیب وفراز کو سمجھتا اور ان عظیم دشواریوں کو محسوس کرتا ہے جو مسلمانوں کے ایک مکمل اسلامی نظامِ حکومت کے تحت اسلامی زندگی گزارنے کی راہ میں حائل ہیں۔ اس طور پر ہم کو حسبِ استطاعت اصلاح کرنا اور اسلام کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد میں افکاری طور پر وحدت پیدا کرنا ہے۔ ہر طرح کا اختیار اللہ کو ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ

کہہ اے اللہ ملک کے مالک تو جس کو چاہے ملک دیتا ہے اور جس سے

Www.IslamicBooks.Website

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔	چاہے چھین لیتا ہے اور جس کو چاہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہی اختیار میں ہر طرح کی بھلائی ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) اللہ کی حجت تمام کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ آپ کافروں اور دشمنانِ حق کو اللہ کی پکڑ سے ڈرائیں، تاکہ قیامت میں اللہ کے پاس وہ کوئی عذر نہ پیش کر سکیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ كَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَ	ہم نے تیری طرف وحی کی جیسا کہ نوح کی طرف اور اس سے پیچھے اور نبیوں کی طرف اور ابراہیم و اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی اور داؤد کو ہم نے زبور دی۔

Www.IslamicBooks.Website

سُلَیْمَانَ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	بہت سے رسولوں کی ہم نے تجھ کو
رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ	اطلاع کر دی ہے اور بہت سے
مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ	تجھکو نہیں بتلائے اور موسیٰ سے
عَلَیْكَ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى	اللہ نے باتیں کیں، ہم رسول بھیجتے
تَكْلِیْمًا ۔ رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ	رہے جو خوشخبری سناتے
وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ	اور عذاب سے ڈراتے تاکہ رسولوں
لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ	کے آنے کے بعد لوگوں کا اللہ پر
بَعْدَ الرُّسُلِ وَ كَانَ اللّٰهُ	کوئی عذر باقی نہ رہ جائے،
عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۔	اور خدا بڑا غالب اور
(النساء ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵)	حکمت والا ہے۔

رسول کی رحلت کے بعد اس کے متبعین اسی فرض کو ادا کرتے ہیں یعنی لوگوں کو خوشخبری دیتے اور انھیں ڈراتے ہیں تاکہ قیامت میں اللہ کے سامنے کوئی حجت باقی نہ رہے جیساکہ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى	تو کہہ کہ یہ میرا طریق ہے کہ میں اور
اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ	میرے تابعدار دلیل سے اللہ کے دین
اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا	کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ پاک ہے
مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (یوسف ۱۰۸)	اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

Www.IslamicBooks.Website

رسول کے متبعین نبوت ورسالت کے سوا تمام فرائض منصبی میں ان کے نائب ہیں۔ کافروں سے جہاد کرنا، اللہ کے احکام جاری کرنا، ان کی طرف دعوت دینا، خوش خبری دینا اور ڈرانا سب رسول کے اہم مقاصد حیات سے ہیں۔ یہ سب ان کے متبعین اور ان کے طریقوں پر چلنے والوں پر بھی واجب ہیں۔

مسلمان اگر اس دعوت کو قبول کرے تو راہ یاب ہو جائے یعنی گویا دعوت کا ایک مقصد پورا ہو جائے اور وہ ہے لوگوں کو حق کی طرف بلانا اور اگر انکار کر جائے تو اس سے تیسرا مقصد پورا ہو جائے گا جس کا یہاں بیان ہو رہا ہے یعنی اس پر حجت تمام ہو جائے گی اور اللہ کے پاس وہ کوئی عذر پیش نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ (البقرہ ۲۷۲)	تجھ پر ان کو ہدایت دینا فرض نہیں ہے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

نیز فرمایا

اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلَاغُ (شوریٰ ۴۸)	نہیں ہے تجھ پر مگر پہونچا دینا
انما انت منذر (الرعد ۷)	تو بس ڈرانے والا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اس سے معلوم ہوا کہ یہ معاملہ دعوت سے متعلق ہے۔ رہ گیا ہدایت دینے کا معاملہ تو یہ اللہ سبحانہ کا کام ہے جس کے ہاتھ پر اپنی منشاء سے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جن کے ہاتھوں پر ہدایت جاری ہوتی ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس مقصد کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر داعی انسان کو ہدایت یاب ہوتا ہوا نہ دیکھے تو وہ یہ خیال نہ کرے کہ اس کی کوشش بے کار گئی بلکہ اس نے اپنا حقیقی فرض ادا کر لیا۔ یعنی اللہ کی حجت قائم کر دی اور قیامت میں اللہ کے سامنے دشمنان اسلام کی دلیل کو کاٹ دیا۔

حجت قائم کرنا اصل اسلام یعنی شہادتین اور ارکان میں بھی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص شہادتین کا اقرار کرے اور دعویٰ کرے کہ وہ قیامت میں نجات پا جائے گا اگرچہ وہ نماز نہ قائم کرے تو اس پر آیات اور حدیث سے حجت قائم کی جائے گی۔ ایسے ہی ارکان اسلام اور تمام واجبات اور محرمات کے معاملے میں بھی اگر کوئی مسلمان فعل واجب کی ادائیگی میں سرکشی کرے یا فعل حرام سے نہ بچے تو اس پر بھی حجت قائم کی جاتے گی اس لئے کہ یہ اللہ کے دین کی طرف دعوت ہے۔ اس سبب سے سلفی طریقہ اسلامی اصول اور اس کے فروع آداب اور مستحبات کے بیان کی وجہ سے منفرد مقام کا حامل ہے۔ یہی طریقہ تمام زمانوں میں اسلام کی کامل پیروی کا طریقہ ہے

Www.IslamicBooks.Website

کیوں کہ سنتوں کو چھوڑنا واجبات کے چھوڑ دینے کا سبب بن جاتا ہے اور واجبات کا ترک کرنا توحید پر اثر انداز ہوتا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کی علمی اور تطبیقی طور پر مکمل حفاظت سلفی منہج کا ایک عظیم مقصد ہے جس سے اسلام کو سمجھا اور اس پر عمل کیا جا سکے۔

سلفی دستور میں ہم کسی مٹتی ہوئی سنت کو زندہ کرنے یا کسی فریضے کو یاد دلانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تمام فرعیات ایک اصل کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں اور وہ ہے اسلام کو ہمیشہ قیامت تک کامل اور صاف طور پر ہر دور میں واضح کرنا تاکہ مسلمانوں کا تشخص واضح اور ممتاز شکل میں قیامت تک باقی رہے۔

لیکن دوسرے اصحاب مناہج چند متعین مسائل کو اختیار کر کے دیگر تمام مسائل کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اگر انھیں اس کی یاد دلائی جائے تو تنگی محسوس کرتے ہیں۔ ایسا فی الواقع حقیقت دین سے جہالت کی وجہ سے ہے یہ صحیح بات ہے کہ اللہ کے اوامر میں سے کسی بھی حصے کو چھوڑ دینا دنیا میں بغض اور عداوت کا باعث ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ	اور ان لوگوں سے جنھوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں عہد لیا، مگر انھوں نے نصیحتوں کا ایک حصہ فراموش کر دیا

Www.IslamicBooks.Website

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ	لہٰذا ہم نے قیامت تک کے لئے ان کے درمیان بغض و عداوت ڈال دی۔

اسی طرح اللہ نے یہودیوں کے اس طریقے کو معیوب ٹھہرایا ہے کہ وہ کتاب الٰہی کی بعض آیات پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔ ان کا کفران پر عمل نہ کرنا تھا۔ ایسا ہی مسلمانوں میں ہوا کہ اللہ اور رسول نے جن باتوں کو یاد دلایا ان میں سے بعض کو بھول گئے۔

سلفی دعوت اسلام کے تمام ارکان کو شامل ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَافَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (البقرہ ۲۰۸)	اے مسلمانو! سب احکام کی فرماں برداری کیا کرو اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

لہٰذا شریعت کے کسی جز پر عمل کرنا اور کسی کو چھوڑ دینا شیطانی نشانات قدم کی پیروی ہے جس سے بہت سے ذمہ داران دعوت اسلامی واجبات کے ترک اور بہت سی حرام چیزوں کے کرنے پر اتر آتے ہیں۔ ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ یہ دعوت کے مصالح میں سے ہے۔

خلاصہ یہ کہ اقامت حجت اسلامی اصول و فروع کے ہمیشہ بیان کرنے پر موقوف ہے۔ ایسا بیان جس میں حق پوری طرح واشگاف ہوتا

Www.IslamicBooks.Website

تاآں کہ عذر ختم ہو جائے، اور کسی واجب کام سے عدول کرنے اور حرام کا ارتکاب کرنے کی خواہش نہ ہو۔

(۴) ادائگی امانت کی حجت

اللہ کی طرف دعوت دینا اسلام میں واجب ہے اور یہ ہر صاحب علم مسلمان کے ذمہ جسے اس کے نشر و ابلاغ کی طاقت دی گئی ہو، اللہ کی امانت ہے۔ اس کی بہت سی دلیلیں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تومنون بالله (البقرہ ۱۱)

تم ایک بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے کہ تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دو اور برائیوں سے روکو اور تم اللہ پر ایمان رکھو۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان خیر امت اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک کہ اس میں امر و نہی کا نظام نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (عمران ۱۰۴)

تم میں سے ایک جماعت موجود رہے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کام بتلائے اور برے کاموں سے روکے۔

Www.IslamicBooks.Website

یہاں مِنْكُمْ کا لفظ شروع ہونے کے معنیٰ میں ہے نہ کہ تخصیص اور تبعیض کے معنیٰ میں۔ یعنی تم خیر کی طرف دعوت دینے والی امت بن جاؤ جیسے کہ ہم کہتے ہیں کہ تم میں کوئی صالح آدمی ہونا چاہیئے یعنی تم صالح آدمی بن جاؤ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

مَنْ رَأٰی منکم منکرًا	تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اسے
فلیغیرہ بیدہ فان	اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر اس کی طاقت
لم یستطع فبلسانہ	نہ رکھے تو اپنی زبان سے اسے مٹائے۔

جب مسلمان دعوت الی اللہ کے لئے تیار ہوتا ہے تو گویا اس امانت کو ادا کرنا اور اپنا فرض پورا کرنا چاہتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ان لوگوں کا ذکر فرمایا جنھوں نے سنیچر کے دن کچھ لوگوں کو قانون شکنی کر کے حیلے سے مچھلی کے شکار سے روکنا چاہا تھا :

مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ	ہم خدا کے پاس عذر بنا سکیں اور شاید
يَتَّقُونَ (الاعراف ۱۶۴)	وہ بھی اس بدکاری سے بچ جائیں۔

بعض لوگوں نے ان منع کرنے والوں سے کہا تھا :

لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ	کیوں تم ایسے لوگوں کو سمجھاتے ہو
مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ	جن کو خدا تباہ کرے گا یا سخت
عَذَابًا شَدِيدًا ۔	عذاب میں مبتلا کرے گا۔

Www.IslamicBooks.Website

یعنی وہ اپنی گمراہی اور ضلالت سے کبھی باز آنے والے نہیں ہیں اسی پر انھوں نے جواباً کہا تھا کہ ہم انھیں نصیحت اس لئے کررہے ہیں تاکہ اللہ کے پاس ہمارا ایک عذر ہو جائے، اور یہ کہہ سکیں کہ ہم نے تیری امانت ادا کی تھی۔ پھر یہ بھی امید ہے کہ جن سے تم مایوس ہو چکے ہو وہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی طرف لوٹ آئیں اس کا علم اسی کو ہے۔

اس نسبت سے سلفی طریقے کے مطابق دعوت دینے والے کو دو مقاصد پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

(۱) امانت کو ادا کر کے اللہ کے یہاں مواخذے سے بچنا۔

(۲) دشمنانِ دین پر حجت قائم کرنا۔

رہ گئے بقیہ دو مقاصد تو ان کا معاملہ کلیۃً اللہ کے ہاتھ میں ہے یعنی لوگوں کو ہدایت دینا اور زمین میں اپنے دین کو برپا کرنا۔ پہلے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ	تو جس کو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ	لیکن خدا ہی جس کو چاہے ہدایت
يَّشَآءُ (القصص ۵۸)	پر لائے۔

دوسری بات کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	تم سے جو لوگ کہ ایمان لائے اور

Www.IslamicBooks.Website

مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ

نیک اعمال کئے، اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ان کو زمین میں اپنی خلافت سونپے گا، جس طرح ان سے پہلے کے لوگوں کو خلافت عطا کی اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا اسے ان کے لئے راسخ کر دے گا اور ان کی حالت خوف کو امن سے بدل دے گا کہ وہ میری عبادت کریں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

خلافت عطا کرنا اللہ کا کام ہے اور وہ اپنے معاملات پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور اس کے قائم کرنے میں جہالت کی بنا پر جلدبازی سے کام لیتے ہیں۔

سلفی دعوت کی راہ چلنے والا کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ اس کا عمل بے کار نہیں جاتا اس لئے کہ کم سے کم آدھا مقصد اس کا ہر حال میں پورا ہوگا۔ اسے ہمیشہ اس بات کی امید ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے لوگوں کو ہدایت دے دے اور اپنا راستہ دکھا دے اور اہل ایمان کو زمین میں بااختیار کر دے۔

Www.IslamicBooks.Website

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

یہ فضل الٰہی ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

یہ دوسرا نصف ہے جو محض اللہ کا کام ہے۔ اس میں بندے کو کوئی دخل نہیں ہے اور مدد ہمیشہ اللہ کی جانب سے ہوتی ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے دین کی تائید کرے۔ اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ جیسا کہ فرمایا:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد ۷)

اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو اللہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھارے قدم مضبوط کرے گا۔

اللہ کی مدد کرنا یہ ہے کہ ہم سب سے پہلے سچے مومن بن جائیں، اور یہ گزشتہ اصولوں کی روشنی ہی میں ممکن ہے پھر ہم پوری بصیرت سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں اور اس راہ میں تن من دھن کی بازی لگادیں، اور یہ اچھی طرح جان لیں کہ جو شخص اس راہ میں کوشش کرے گا وہ اپنے ہی لئے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سارے جہان والوں سے بے پرواہے

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۔

جس شخص نے کوشش کی تو اپنے لئے کوشش کی یقیناً اللہ سارے جہان والوں سے بے پرواہے۔

Www.IslamicBooks.Website

ہم تمام اہل مشرق و مغرب کو اس دعوت پر ایمان لانے کا پیغام دیتے ہیں لیکن یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ اس کے مسائل اور طریقوں کو بہت غور و فکر سے سمجھ لیا جائے اس کے بعد بہت اچھی طرح یہ بات سمجھ میں آجائے گی کہ اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے سب سے بہترین راستہ یہی ہے وہ ایمان ویقین کی لذت چکھ لیں گے، ان کا ایمان علم ویقین کا ایمان ہوگا، نہ تقلید اور جہالت کا اور وہ میدان عمل میں ایک با اعتماد عالم اور صاحب استقلال فرد کی حیثیت سے اتریں گے نہ کہ وقتی جذبات کی رو میں جو بہت جلد پراگندہ اور مضمحل ہو جاتے ہیں۔

اخیر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران ۱۴۷)

اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنے دین پر قائم رکھ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے، ہماری غلطیوں کو معاف فرما، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہماری مدد فرما۔

Www.IslamicBooks.Website

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لئے کوشاں

ہماری بعض اہم خوبصورت اور معیاری مطبوعات

MAKTABA AL-FAHEEM

Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

₹ 25/-

PRINT ART Delhi- Ph. 23634222

Www.IslamicBooks.Website